السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو حرام اشیاء کے بارے میں سوچتا ہے مثلاً کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ وہ چوری کرے یا زنا کرے لیکن اسے یہ معلوم ہے کہ اگر اسے اسباب بھی آجائیں تو وہ پھر بھی ان میں سے قطعاً کوئی کام نہیں کرے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے دل میں چوری، زنا یا منشیات کے استعمال جیسے جو برے خیالات آتے ہیں اور انسان انہیں عملی جامہ نہیں پہنتا تو یہ قابل معافی ہیں۔ ان کی وجہ سے کوئی گناہ نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی مَا وَسْوَسَتْ فِی صُدُورِہَا، مَالَمْ تَعْمَلْ، اَوْ تَکَلَّمْ»

(صحیح البخاری، الطلاق، باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ۔۔۔ الخ، ح: و صحیح مسلم، الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس۔۔ الخ، ح: 127)

''میری امت کے لوگوں کے دلوں میں جو خیالات آتے ہیں اللہ تعالی نے انہیں معاف فرما دیا ہے بشرطیکہ انہیں عمل یا قول کا جامہ نہ پہنا دیا جائے۔''

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا لَمْ تُکْتَبْ (صحیح مسلم، الایمان، باب اذا ہم العبد بحسنة کتبت---الخ: 130)

''جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا، مگر پھر اسے نہ کیا تو اس کے نامہ اعمال میں نہین لکھا جائے گا۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(وان ترکہا فاکتبوہا لہ حسنة انما ترکہا من جرائی) (صحیح مسلم الایمان باب اذا ہم العبد بحسنة کتبت---الخ ح 129 کلاہما من حدیث ابی ہریرۃ)

''اور اگر اس نے ترک کر دیا تو (اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ) اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے اسے میرے ڈر کی وجہ سے ترک کیا ہے۔''

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص اس برائی کو، جس کا اس نے ارادہ کیا تھا، اگر محض اللہ کے لیے اسے ترک کر دے تو اللہ تعالی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اسباب کی وجہ سے اسے ترک کر دے تو پھر اس کے نامہ اعمال میں نہ نیکی لکھی جاتی ہے اور نہ برائی۔ یہ اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر محض فضل و رحمت ہے اور اس کی ذات گرامی کے لیے حمد و شکر ہے، اس کے سوا نہ کوئی الہ ہے اور نہ رب!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص536

محدث فتویٰ